

سپریم کورٹ رپورٹس (1998) SUPP. 2 ایس سی آر

شری ڈی۔ ایم۔ دیش پانڈے اور دیگران

بنام

شری جنار دھن کاشی ناتھ کدم (متوفی) بذریعہ قانونی نمائندے اور دیگران

12 نومبر 1998

[مسز سبھتاوی۔ منوہر اور اے۔ پی۔ مشرا، جسٹسز]

بمبئی عوامی وقف ایکٹ، 1950 دفعہ 50 اے (4)۔

بمبئی کرایہ داری اور زرعی اراضی (ودار بھانڈہ) ایکٹ، 1958 دفعہ 125۔

ضابطہ مجموعہ دیوانی، 1908 : آرڈر 6 قاعدہ 11۔

عوامی وقف۔ اسکیم کے انتظام کے لئے۔ اپیل کنندہ ٹرسٹیز کی جانب سے اسکیم پر عمل درآمد کیلئے دائر درخواست۔ مدعا علیہان سے مانگی گئی ٹرسٹ کی اراضی کا قبضہ۔ جواب دہندگان کی جانب سے کرایہ داری کا دعویٰ۔ عملدرآمد عدالت نے مدعا علیہ کی درخواست مسترد کر دی۔ نتیجتاً، فرمان پر عمل درآمد کیا گیا اور وقف نے اراضی پر قبضہ کر لیا۔ مدعا علیہان کی طرف سے دائر نظر ثانی کو عملدرآمد عدالت نے مسترد کر دیا۔ جواب دہندگان کی طرف سے ترجیحی اپیل بھی ضلعی جج کی طرف سے مسترد کر دی گئی۔ عدالت عالیہ کے سامنے مدعا علیہان کی طرف سے نظر ثانی کو ترجیح دی گئی۔ عدالت نے ہدایت کی کہ کرایہ داری کا معاملہ پیدا ہوتا ہے اور اسے تحصیل دار کے حوالے کیا جائے اور وقف کو زمین کا قبضہ مدعا علیہان کے حوالے کیا جائے۔ عدالت عالیہ کے حکم کے خلاف سپریم کورٹ میں ترجیح دی گئی۔ کہا گیا کہ مدعا علیہان کی جانب سے کرایہ داری اور اس کی تشکیل کے

بارے میں کوئی تفصیلات نہیں دی گئیں۔ اس معاملے کے تناظر میں عدالت نے مدعا علیہان کے اعتراضات کو درست طور پر مسترد کر دیا اور وقف کی زمینوں کا قبضہ سونپ دیا۔ وقف۔ نظر ثانی میں عدالت عالیہ کو ان حالات میں مدعا علیہان کی جانب سے دائر کرایہ داری کی عرضی کی حمایت میں کسی حقائق کی عدم موجودگی میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے تھی۔ عدالت عالیہ کا متنازعہ حکم، جہاں تک کہ وہ پہلے مدعا علیہ کی کرایہ داری سے متعلق ایک مسئلہ تیار کرنے کی ہدایت دیتا ہے اور اس معاملے پر تحصیل دار کے ذریعہ فیصلہ کرنے کی ہدایت دیتا ہے، وقف کی جائیدادوں کا قبضہ پہلے مدعا علیہ کے حوالے کرنے کی ہدایت کو بھی خارج کر دیا گیا ہے۔

رام سروپ گپتا بنام بشون نارائن انسٹر کالج اور دیگران [1987] 2 ایس سی سی 555۔ پاٹو دھونڈی یروڈ کر بنام آئند کرشن پاٹل، (1974) 76 بی ایل آر 368 اور میسرز نیلش کنسٹرکشن کمپنی اور دیگر بنام میسرز گنگوبائی اور دیگران، اے آئی آر (1982) بمبئی 491 کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1990 کی دیوانی اپیل نمبر 4441-4442۔

1986 کے سی آر اے نمبر 488 اور 609 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 11.4.90 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندگان کی طرف سے ڈاکٹر آر۔ بی۔ مسعود کو اور کے۔ ایل۔ تینجا۔

جواب دہندگان کے لئے ایس۔ وی۔ دیش پاٹو سے۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا:

اپیل کنندہ نمبر 1 سے 3 اپیل کنندہ نمبر 4 کے ٹریسٹیز میں جو بمبئی عوامی وقف ایکٹ 1950 کے تحت رجسٹرڈ عوامی وقف ہے۔ دوسرا مدعا علیہ مذکورہ وقف کا سابق ٹریسٹیز ہے جبکہ پہلا مدعا علیہ مذکورہ وقف کی زمینوں کا کرایہ دار ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ مذکورہ وقف کی زمینیں متنازعہ اراضی کھاتا نمبر 14 ورود ولیدت پور، یادتمال میں واقع ہے، جو مذکورہ وقف کی ہے۔ موجودہ کارروائی عدالت عالیہ کی جانب سے عملدرآمد کی کارروائی میں منظور کردہ نظر ثانی کے حکم سے پیدا ہوتی ہے۔

ڈپٹی چیئر مین نے 17 جنوری 1975ء کو اپنے حکم کے ذریعے مذکورہ وقف کے انتظام کے لئے ایک اسکیم تیار کی اور اسے طے کیا اور کچھ ٹرسٹیز مقرر کیے۔ دوسرا مدعا علیہ، جس نے پورے وقت مذکورہ وقف کے ٹرسٹی کے طور پر کام کیا تھا، کو بھی مذکورہ حکم کے تحت ٹرسٹیز میں سے ایک کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ اس کے بعد چیئر مین نے 24 اکتوبر 1980 کو از خود نوٹس لیتے ہوئے اپنے حکم کے ذریعے اس اسکیم میں ترمیمی کی۔ انہوں نے پرانے ٹرسٹیز کو ہٹا کر کچھ نئے ٹرسٹیز کو تبدیل کرنے کا حکم دیا۔

اس حکم کے ذریعے دوسرے مدعا علیہ کو ٹرسٹی کے عہدے سے ہٹا دیا گیا اور اسے ہدایت کی گئی کہ وہ وقف کی جائیداد کا قبضہ اور وقف کا انتظام 24 اکتوبر 1980 کے حکم کے تحت مقرر کردہ ٹرسٹیوں کے حوالے کرے۔ چونکہ دوسرے مدعا علیہ نے مذکورہ وقف کی جائیدادوں کا قبضہ حوالے نہیں کیا جس میں مذکورہ اراضی کھاتہ نمبر 14 پر مشتمل تھی اور مذکورہ وقف کا انتظام بھی نہیں سونپا گیا تھا، لہذا ٹرسٹیوں نے چیئر مین کو چند رپورٹوں سے رجوع کیا۔ اسٹنٹ چیئر مین نے 19 جولائی 1984 کے اپنے حکم کے ذریعے کہا کہ یہ اسکیم جو 17 جنوری 1975 کے حکم کے ذریعے تیار کی گئی تھی اور 24 اکتوبر 1980 کے حکم کے ذریعے ترمیمی کی گئی تھی وہ بمبئی عوامی وقف ایکٹ، 1950 کی دفعہ 50 اے (4) کی دفعات کے تحت ایک فرمان تھا۔ لہذا، ٹرسٹیز کو ایک فرمان کے طور پر اسکیم پر عمل درآمد کے لئے پوچھنا چاہئے۔

اس کے مطابق، موجودہ ٹرسٹیز یعنی اپیل کنندگان 1 سے 3، جو اس وقف ٹرسٹی تھے، نے یوت مال کے سول جج، سینسر ڈویژن کی عدالت میں مذکورہ اسکیم پر عمل درآمد کی درخواست کرنے والے مدعا علیہان کے خلاف باقاعدہ تعمیل کی درخواست نمبر 98/84 دائر کی اور مدعا علیہان سے کھاتہ نمبر 14 والی زمین پر قبضہ کرنے کی درخواست کی۔ نوٹس جاری ہونے پر مدعا علیہ تعمیل کی کارروائی میں پیش ہوئے تعمیل کی کارروائی میں مدعا علیہان نے 17 جنوری 1985 کو مشترکہ درخواست دائر کی جس میں نمائش نمبر 8 درج کی گئی تھی۔ دونوں مدعا علیہان کی جانب سے مشترکہ طور پر دائر درخواست میں پیرا گراف 2 میں درج ذیل بیان دیا گیا تھا۔ درخواست دہندگان نے غیر درخواست دہندگان کے خلاف مجاز عدالت کا کوئی حکم نامہ حاصل نہیں کیا جس کے تحت غیر درخواست دہندہ نمبر 2 سے قبضہ فراہم کیا جائے۔ غیر درخواست دہندگان موجودہ جواب دہندگان ہیں جبکہ درخواست دہندگان موجودہ اپیل گزار 1 سے 3 ہیں۔ اس درخواست کے پیرا گراف 4 میں ایک بار پھر یہ کہا گیا ہے کہ "اس کے علاوہ غیر درخواست دہندہ نمبر 2 ولیدت پور کے مذکورہ دائرہ کھاتہ نمبر 14 پر

کرایہ دار ہے اور وہ کرایہ داری عدالت سے بے دخلی کے حکم تک مذکورہ زمین کا قبضہ برقرار رکھنے کا حقدار ہے۔ یہاں تک کہ ضلعی عدالت کو بھی اس کے خلاف قبضے کے لئے کسی مقدمے کی سماعت کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ اس درخواست میں اس بارے میں کوئی تفصیلات درج نہیں ہیں کہ یہ مبینہ کرایہ داری غیر اپیل کنندہ نمبر 2 یعنی موجودہ پہلے مدعا علیہ کے حق میں کب بنائی گئی۔ کرایہ داری کی تخلیق کی کوئی تاریخ ذکر نہیں کی گئی ہے۔ اور نہ ہی یہ ذکر کیا گیا ہے کہ پہلے جواب دہندہ کے حق میں یہ کرایہ داری کس نے بنائی یا یہ کرایہ داری کیسے وجود میں آئی۔ یہاں تک کہ واجب الادا کرایہ کی مقدار کا بھی ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ نمائش 8 میں اس مبینہ کرایہ داری کے بارے میں کوئی تفصیل نہیں دی گئی ہے۔ موجودہ اپیل گزاروں نے اپنے جواب میں پہلے مدعا علیہ کے حق میں کسی بھی کرایہ داری سے انکار کیا۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ پہلا جواب دہندہ سابق ٹرسٹی کا بہنوئی ہے۔ دوسرا مدعا علیہ اور کرایہ داری کا دعویٰ دونوں مدعا علیہان صرف وقف کو اس جائیداد کے دھوکہ دینے کے لئے کر رہے ہیں۔ اپیل کنندہ ہوں کی جانب سے یہ بھی کہا گیا کہ چونکہ مدعا علیہ نمبر 2 کو مذکورہ وقف کے ٹرسٹی کے عہدے سے ہٹایا گیا تھا، اس لیے ہٹائے گئے ٹرسٹی نمبر 2 کے بہنوئی کے حق میں مبینہ کرایہ داری کی شکل میں وقف کی جائیداد پر حقوق کا دعویٰ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

مدعا علیہان کی اس درخواست کو عملدرآمد عدالت نے 3 مئی 1985 کے اپنے حکم کے ذریعے مسترد کر دیا تھا۔ اس کے بعد حکم نامے پر عمل درآمد کیا گیا اور 15.6.85 کو وقف نے مذکورہ زمین پر قبضہ کر لیا۔

پہلے مدعا علیہ نے عملدرآمد عدالت کے سامنے نظر ثانی کی درخواست دائر کی جسے عملدرآمد عدالت نے 2 جولائی 1985 کے احکامات کے ذریعے مسترد کر دیا۔ مدعا علیہان نے 3.5.85 اور 2.7.85 کے حکم سے اپیل دائر کی تھی۔ ضلعی جج نے 6.8.85 کے اپنے حکم سے اسے خارج کر دیا تھا۔ اس کے بعد، پہلے مدعا علیہ نے عدالت عالیہ کے سامنے سول نظر ثانی کی درخواست دائر کی۔ مذکورہ فیصلے اور حکم کے ذریعے عدالت عالیہ نے اس دلیل کو برقرار رکھا ہے کہ اس اسکیم کو ایک فرمان کے طور پر جائز طریقے سے نافذ کیا جاسکتا ہے۔ حالانکہ، عدالت نے کہا کہ کرایہ داری کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے اور اسے مبینہ کرایہ داری اور زرعی زمین (و در بھانخط) ایکٹ، 1958 کی دفعہ 125 کے تحت تحصیلدار کے پاس بھیجا جانا چاہیے۔ عدالت عالیہ نے مزید ہدایت دی ہے کہ وقف مذکورہ زمین کا قبضہ پہلے مدعا علیہ کو سونپ دے۔

موجودہ اپیل اپیل گزاروں نے عدالت عالیہ کے حکم کے اس حصے کو چیلنج کیا ہے جس میں پہلے مدعا علیہ کی کرایہ داری سے متعلق معاملہ تیار کرنے اور وقف کی جائیداد کا قبضہ پہلے مدعا علیہ کو سونپنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

اپیل کنندہ گان کی جانب سے یہ عرضی دائر کی گئی ہے کہ مدعا علیہان کی جانب سے شروع کی گئی پوری کارروائی یہ ہے کہ کرایہ داری سابق ٹرسٹی اور پہلے مدعا علیہ کے درمیان ایک مشترکہ کارروائی ہے، جنہوں نے موجودہ ٹرسٹیوں کو وقف پر اپرٹی کا قبضہ حاصل کرنے سے روکنے کے لئے ہاتھ ملایا ہے۔ یہ بھی عرض کیا گیا ہے کہ پہلے مدعا علیہ کی اس مبینہ کرایہ داری سے متعلق کوئی مواد عدالت کے سامنے درخواست (نمائش 8) میں کہیں بھی پیش نہیں کیا گیا ہے۔ کرایہ داری کے اس مبینہ دعوے سے متعلق کوئی مادی تفصیلات نہ ہونے کی وجہ سے کوئی بھی مسئلہ طے نہیں کیا جاسکتا تھا اور نہ ہی تحصیلدار کو بھیجا جاسکتا تھا۔ کرایہ داری کا دعویٰ کرنے والا بیان پہلے مدعا علیہ کی مبینہ کرایہ داری سے متعلق مسئلہ اٹھانے کے مقصد کے لئے کافی نہیں ہے۔ اپیل کنندہ ہوں نے ضابطہ دیوانی کے آرڈر 6 رول 11 پر بھروسہ کیا ہے جس کے مطابق ہر درخواست میں مادی حقائق کی ایک جامع شکل میں ایک بیان شامل ہونا چاہئے جس پر فریق اپنے دعووں یا دفاع کے لئے انحصار کرتا ہے۔ مادی حقائق کے کسی جامع بیان کی عدم موجودگی میں، صرف کرایہ داری کی درخواست اٹھانا ہی اس مسئلے کو اٹھانے کے مقصد کے لئے کافی نہیں ہے۔

اپیل کنندگان کے وکیل نے اپنی دلیل کی حمایت میں تین فیصلوں پر بھروسہ کیا ہے کہ ایک مبہم درخواست کسی مسئلے کو تیار کیے جانے کا جواز پیش نہیں کرتی ہے۔ اس سلسلے میں رام سروپ پگتا بنام بشون نارائن انٹرکالج اور دیگران [1987] 2 ایس سی سی 555 کا حوالہ دیا گیا تھا، جہاں اس عدالت نے کہا ہے کہ پارٹی کو اس کے ذریعہ قائم کردہ کیس کی حمایت میں تمام ضروری اور مادی حقائق پیش کرنے چاہئیں۔ استدلال کی عدم موجودگی میں، اگر کوئی ثبوت ہے، تو فریقین کی طرف سے پیش کیا گیا ہے، پر غور نہیں کیا جاسکتا۔ استدلال کا مقصد اور مقصد مخالف فریق کو مخالف کے معاملے کو جاننے کے قابل بنانا ہے۔ منصفانہ ٹرائل کے لئے ضروری ہے کہ فریقین ضروری مادی حقائق بیان کریں تاکہ دوسرے فریق کو حیرت میں نہ ڈالا جائے۔ تاہم، عدالت نے اس مسئلے کے بارے میں متعصبانہ نقطہ نظر کے خلاف متنبہ کیا ہے اور ہدایت دی ہے کہ عدالت کو معاملے کا

تعیین کرنے کے لئے فارم کی بجائے درخواست کے اصل کاپی لگانا چاہئے۔ جواب دہندہ نے مؤخر الذکر مشاہدات پر زور دیا ہے۔ تاہم، موجودہ معاملے میں، کرایہ داری کی درخواست کی حمایت میں کوئی مواد کسی بھی شکل میں نہیں بھی قائم نہیں کیا گیا ہے۔ میسرز نیلش کنسٹرکشن کمپنی اور دیگران بنام میسرز گنگو بانی اور دیگران، اے آئی آر (1982) بمبئی 491 کے معاملے میں عدالت نے کہا کہ بمبئی کرایہ داری اور زرعی اراضی ایکٹ، 1948 کے تحت کرایہ داری کے معاملے پر فیصلہ کرنے کے لئے مملکت ارکو حوالہ دینے سے پہلے، اپنی عرضیوں میں کرایہ داری کے بارے میں تفصیلات اور حق کی صحیح نوعیت کا انکشاف کرنا ہوگا۔ کرایہ داری کا مسئلہ مہم درخواست پر نہیں اٹھایا جاسکتا۔

اسی طرح پاٹو دھوٹڈی یروڈ کر بنام آئند کرشنا پاٹل کے ایک پرانے معاملے میں، جو (1974) 76 بی ایل آر 368 میں درج کیا گیا تھا، عدالت عالیہ نے مشاہدہ کیا ہے کہ جب مدعا علیہ کی طرف سے تفصیل پوچھے جانے کے باوجود یہ دلیل دی جاتی ہے کہ وہ زمین کا کرایہ دار ہے، تو عدالت کو اس طرح کی مہم درخواست پر اس طرح کے معاملے کو پیش کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس کرنی چاہئے۔ جب تک کہ مدعا علیہ کرایہ داری کی تخلیق کے وقت، جس شخص کے ذریعہ اسے تخلیق کیا گیا تھا اور جس شرائط پر اسے تخلیق کیا گیا تھا اس کی تفصیلات دینے کے قابل نہ ہو۔ تاہم، اس معاملے میں چونکہ کرایہ داری سے متعلق ایک مسئلہ پہلے ہی اٹھایا جا چکا تھا، لہذا عدالت کے لئے یہ لازمی تھا کہ وہ اس معاملے کو کرایہ داری ایکٹ کے تحت حکام کو بھیج دے۔ لہذا عدالت نے کہا کہ اس معاملے کا فیصلہ اس طرح کیا جانا چاہیے۔

موجودہ کیس میں پہلے مدعا علیہ یا دوسرے مدعا علیہ کی جانب سے اس کرایہ داری کے بارے میں کوئی تفصیلات نہیں دی گئی ہیں کہ یہ کس طرح بنائی گئی، کب بنائی گئی اور اس کی شرائط کیا تھیں۔ حالانکہ، مدعا علیہان کے وکیل نے زرعی اراضی ٹریبونل کے 27.2.71 کے ایک حکم پر بھروسہ کیا ہے، جو بمبئی کرایہ داری اور زرعی زمین (و درجہ خطہ) ایکٹ کی دفعہ 49 اے کے تحت کی گئی از خود نوٹس کارروائی میں منظور کیا گیا تھا، جس کے تحت مبینہ کرایہ داروں کو ملکیت کی منتقلی کی کارروائی کی گئی تھی، جن میں پہلا مدعا علیہ ایک تھا۔ عوامی وقف سے وابستہ جائیدادوں کو مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 129 کے تحت مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا۔ ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ اس سے پہلے مدعا علیہ کو کس طرح مدد ملے گی کیونکہ یہ سوال کہ آیا وہ اصل میں مذکورہ زمین پر کرایہ دار تھا یا نہیں، ان از خود نوٹس کارروائیوں میں جانچ نہیں کی گئی تھی، کیونکہ کسی بھی صورت میں، مذکورہ وقف کی زمینوں کو

مذکورہ کرایہ داری ایکٹ کی دفعہ 37 کے نفاذ سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا۔

اس معاملے کے تناظر میں عملدرآمد عدالت نے مدعا علیہان کے اعتراضات کو بجا طور پر مسترد کر دیا اور 15.6.85 کو وقف کی زمینوں کا قبضہ وقف کے حوالے کر دیا۔ ضلعی جج نے بھی طویل فیصلے میں اپیل خارج کر دی ہے۔ ان حالات میں عدالت عالیہ کو پہلے مدعا علیہ کی جانب سے کرایہ داری کی درخواست کی حمایت میں کسی حقائق کی عدم موجودگی میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے تھی۔

لہذا ان ایپلوں کی منظوری دی جاتی ہے اور عدالت عالیہ کے متنازعہ حکم کو خارج کر دیا جاتا ہے، جہاں تک وہ پہلے مدعا علیہ کی کرایہ داری سے متعلق معاملہ تیار کرنے کی ہدایت دیتا ہے اور اس معاملے کا فیصلہ تحصیل دار کو کرنے کی ہدایت دیتا ہے۔ وقف کی جائیدادوں کا قبضہ پہلے مدعا علیہ کے حوالے کرنے کی ہدایت دینے والے حکم نامے میں دی گئی ہدایت کو بھی خارج کر دیا گیا ہے۔ اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا جائے گا۔

ٹی این اے

ایپلوں کی منظوری ہے۔